سوال

کسی کی طرف سے طواف یاحج یا عمرہ کرنا

جواب

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

کسی زندہ یا مردہ کی طرف سے اکیلا طواف ادا نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ اس کی کوئی دلیل قرآن وسنت میں موجود نہیں ہے۔ جیسے نماز کسی اور کی طرف سے نہیں پڑھی جاسکتی، ایسے ہی طواف بھی کسی اور کی طرف نہیں کیا جاسکتا، لیکن جب کوئی انسان کسی دوسرے شخص کی طرف سے حج یا عمرہ ادا کرتا ہے تو (حج یا عمرہ میں کیا ہوا) طواف اس شخص کی طرف سے ہی ہوتا ہے۔

زندہ شخص کی طرف سے عمرہ یا حج (چاہے فرضی ہو یا نفلی) اس صورت میں ہوسکتا ہے جب وہ خود (بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے) حج یا عمرہ ادا کرنے کی قدرت نہ رکھتا ہو، ہاں اگر وہ فی الوقت بیمار ہو اور اس کے تندرست ہونے کا امکان ہو تو وہ تندرست ہو کر خود حج یا عمرہ ادا کرے گا، کسی اور آدمی کا اس کی طرف سے حج یا عمرہ ادا کرنا جائز نہیں ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر خثعم قبیلہ کی ایک عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا:

إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لاَ يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: «نَعَمْ»، وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الوَدَاعِ. (صحیح البخاري، الحج: 1513، صحیح مسلم، الحج: 1334)

اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کا فریضہ حج جو اس کے بندوں پر عائد ہے، اس نے میرے بوڑھے باپ کو پالیا ہے مگر وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتا، تو کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ آپ نے فرمایا: ''ہاں!''۔

مردہ شخص کی طرف سے حج کرنا:

اگر میت پر حج فرض ہو چکا تھا لیکن اس نے سستی کرتے ہوئے اپنی زندگی میں حج نہیں ادا کیا تو اس کی طرف سے حج ادا نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس کی طرف سے حج ادا کرنا اسے فائدہ نہیں دے گا، کیونکہ اس نے جان بوجھ کر سستی کی ہے اور اس فریضہ کو اپنی زندگی میں ادا نہیں کیا جس کا ادا کرنا اس پر فوری واجب تھا۔

اگر میت کے پاس اپنی زندگی میں حج کی استطاعت نہیں تھی یا استطاعت تھی لیکن وہ بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے خود حج نہیں ادا کر سکا تو اس کی طرف سے حج کرنا افضل اور اچھا عمل ہے۔ اس کے ورثاء خصوصاً اولاد کو چاہیے کہ اگر وہ اس کی طرف حج کر سکتے ہوں تو ضرور کریں۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کہتے ہوئے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا:

لبیک عن شُبرُمَۃَ، قال: "من شُبرُمَۃ؟" قال: أخٌ لی، أو قریبٌ لی، قال: "حججتَ عن نفسِک؟" قال: لا، قال: "حج عَن نفسِک ثم حُجَّ عن شُبرُمَۃ۔ (سنن أبی داود، المناسک: 1811، سنن ابن ماجہ، المناسک: 2903) (صحیح)

(لبیک عن شبرمۃ) میں شبرمہ کی طرف سے حاضر ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: شبرمہ کون ہے؟ اس نے کہا کہ میرا بھائی ہے یا قریبی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا تم نے اپنی طرف سے حج کر لیا ہے؟ اس نے کہا، نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (پہلے) اپنی طرف سے حج کرو، پھر شبرمہ کی طرف سے کرنا۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

01. فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

02. فضیلۃ الشیخ عبد الخالق حفظہ اللہ